رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۹۲
هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی!

شرح چندہ پیشگی
سالانہ صہ ۔ عام چندہ عہ ۔ ششماہی ۔ غیر ممالک
قیمت فی پرچہ ا ر ۔ مینیجر: شیخ احمد خان احمدی!

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر اخبار فاروق قادیان

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ رمضان ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۷

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ہفتہ زیر اشاعت میں شملہ سے معہ متعلقین و خدام بخیریت تمام رونق افروز دارالامان ہوئے۔ ۴ اکتوبر بروز جمعہ حضور کو دن بھر درد سر کی بہت تکلیف رہی۔ جس کی وجہ سے نماز جمعہ میں بھی تشریف نہ لا سکے۔ احباب صحت کامل اور عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی اور حرم اول و ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ علیل ہیں دعائے صحت کر کے ثواب حاصل کریں۔

(۳) رمضان المبارک کا چاند دارالامان میں ۳ اکتوبر کو دیکھا گیا۔ اور پہلا روزہ ۴ اکتوبر بروز جمعہ سے رکھا گیا۔

تمام احمدیہ مساجد میں تراویح کا انتظام ہو گیا۔ اور مسجد اقصیٰ میں درس قرآن مجید شروع کر دیا گیا۔

> اس پرچہ میں ایک اشتہار سرمہ کے متعلق کارخانہ خدمت خلق کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ناظرین فاروق اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھائیں۔ ایک اچھا موقعہ ہے۔ اور مفید سرمہ ہے۔ (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۰ء

اذان کے پُر حکمت کلمات میں کامیابی کے دو عظیم الشان گُر

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بمقام شملہ

(مرتبہ ملک سعید احمد صاحب)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں قرآن کریم کے دوسرے محاسن بیان کئے ہیں۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے۔ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا۔ کہ یہ عربی قرآن ہے۔ عربی کے معنے فصیح کے بھی ہیں۔ اور یہ

عربی زبان

کا نام بھی ہے۔ کسی زبان میں کسی کلام کا اترنا بجائے خود کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ ایک بات کو پیش کرنے والے اور اس قوم کی جس کے سامنے وہ بات پیش کی جا رہی ہے۔ اگر وہی زبان ہو۔ تو اس زبان میں بولنا مجبوری ہے۔ مثلاً انگریز انگریزی دان طبقے کے سامنے انگریزی میں تقریر کرے۔ تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ اسی طرح قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا میں اگر عربی کے لفظ کو عربی زبان کی حد تک دیکھیں۔ تو یہ لفظ کوئی خاص خوبی نہیں رکھتا۔ اسلئے یہ لفظ یہاں فصاحت کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن عربی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے دونوں معنے ہیں۔ اور یہ بھی

ایک خُوبی

ہے۔ عربی میں نام خصوصیتوں کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ اور محض علامت نہیں۔ بلکہ وصف پر دلالت کرتے ہیں۔ اسی طرح عربی کا نام ہے۔ یہ صرف نام نہیں۔ بلکہ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ایک فصیح زبان ہے۔ یہ

صرف عربی کی خصوصیت

ہے۔ کہ یہ اپنے مطالب خود بیان کر دیتی ہے۔ عربی میں نام اپنے طبعی فعل کے علاوہ اسکی خصوصیت بھی بیان کر دیتا ہے۔

میرے ذہن میں آج کوئی خاص مضمون خطبہ کے لئے نہ تھا۔ لیکن اذان سُنتے ہوئے عربی زبان کی ایک ایسی ہی خصوصیت میرے ذہن میں آئی۔ اور آج کے خطبہ کے لئے ایک مضمون میرے ذہن میں آگیا۔ اور وہ مضمون

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

کے متعلق تھا۔ عربی زبان میں جہاں نام با معنے ہوتے ہیں۔ وہاں الفاظ کے معانی میں مختلف صلوں سے بھی وسعت پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور لطیف اور جدید مضمون پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب مؤذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا۔ تو مجھے خیال آیا۔ کہ عربی میں فاصلے کے لئے ایک اِلٰی کا لفظ ہوتا ہے۔ مگر یہاں عَلٰی آیا ہے۔ چنانچہ عربی میں جب کہنا ہو۔ کہ میں لاہور گیا تو ذَهَبْتُ اِلَى لَاهُوْر یا سَافَرْتُ اِلَى لَاهُوْر کہیں گے۔ اور اِلٰی کا صلہ استعمال کریں گے۔ یا کہنا ہو۔ میں تیرے پاس آیا۔ تو جِئْتُ اِلَيْكَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہیں گے۔ پس مجھے خیال آیا۔ کہ بظاہر

حَیَّ کے بعد اِلٰی کا صلہ

استعمال ہونا چاہیئے۔ لیکن ہوتا عَلٰی کا صلہ ہے آخر عربوں نے یہ تغیر کیوں کیا۔ اور آنے کے لئے جو اور الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر اذان میں یہ لفظ کیوں رکھا گیا۔ جس کا صلہ علیٰ استعمال ہوتا ہے۔ یہ سوال پیدا ہوتے ہی میرے دل میں اس کا یہ

جواب

آیا۔ کہ علیٰ اِلٰی سے زیادہ قرب پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ مضمون پیدا کرتا ہے۔ کہ گویا آنے والا اس چیز پر جا پڑا۔ جس کے پاس وہ جانا چاہتا تھا۔ اور یہ حالت کہ انسان دوسری شے پر جا پڑے جلدی شوق اور بے تابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پس نماز چونکہ ایسی اعلےٰ درجہ کی شے ہے۔ کہ صرف آنے کی طالب نہیں۔ بلکہ یہ چاہتی ہے۔ کہ جس طرح کوئی عاشق محبوب کے لئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑتا ہے۔ اسی طرح نماز کے لئے بے تاب ہو کر آؤ۔ اور دوڑتے ہوئے آؤ۔ جیسے کبھی ماں دیر سے اپنے پیارے بچے کو ملتی ہے۔ یا باپ تو وہ صرف ملتے ہی نہیں۔ بلکہ دوڑ کر دوسرے کے سینے پر جا پڑتے ہیں۔ وہ صرف گلے ملنا نہیں ہوتا۔ بلکہ چمٹ جانا ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو

جذب کر لینے کی کوشش

ہوتی ہے۔ وہی کیفیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ نماز کے متعلق بندہ کے دل میں پیدا ہو۔ اور اسی وجہ سے اذان میں اور الفاظ کی بجائے جو بلانے کے لئے آتے ہیں۔ حیَّ علیٰ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ انسان درمیانی روکوں کو نہ دیکھیں۔ اور بے پرواہ ہو کر نماز کی طرف دوڑے چلے آئیں۔ یہ شوق ہے۔ جو اذان سکھاتی ہے۔ مؤذن صرف نماز کے لئے نہیں بلاتا۔ بلکہ بے تابی اور درمیانی روکوں سے بے پرواہ ہو کر دوڑ پڑنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ وہ ولولہ ہے۔ جو اسلام مسلمانوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اذان میں جس جوش کا حکم دیا ہے۔ اگر اس طرح نہ کیا جائے۔ تو وہ

حقیقی نماز

نہ ہوگی۔ چاہیئے۔ کہ شوق ہو نہ کہ جسمانی طور پر دوڑ کر۔ جسمانی طور پر دوڑ کر نماز کے لئے آنا منع ہے۔ کیونکہ اس سے سانس پھول جاتا ہے۔ اور نماز کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکتا۔ نیز جو دوڑ کر آتا ہے۔ پہلے گھر پر بیٹھا رہتا ہے۔ اور عین وقت پر نماز کے لئے چلتا ہے۔ اور یہ شوق کی زیادتی پر نہیں۔ بلکہ شوق کی کمی پر دلالت کرتا ہے) گرتے پڑتے پہنچو۔ اور نماز کو لے لو۔ اس وقت سب کچھ بھول جاؤ۔ اور دماغ میں اور چیزوں کی طرف سے تعطل پیدا ہو جائے۔ پس عربی کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ الفاظ چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر مطالب وسیع ہوتے ہیں۔ اور یہی حال قرآن شریف کا ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے تو تمام اچھے الفاظ چن لئے ہیں۔

جس طرح تلوار شمشیر زن کے ہاتھ میں کام کرتی ہے۔ اسی طرح عربی میں سے بھی جو الفاظ خدا تعالیٰ نے چن لئے۔ وہ نہایت وسیع مطالب کے حامل ہیں۔

ایک مثال

ہے۔ کہ ایک شمشیر زن نے ایک ہی وار میں گھوڑے کے چاروں پاؤں اڑا دیئے۔ اس ملک کے شہزادے نے جو دیکھا۔ تو سپاہی سے تلوار مانگی۔ کہ مجھے پکڑا دو۔ سپاہی نے نہ دی۔ شہزادے نے بادشاہ سے شکایت کی۔ بادشاہ غصے ہوا۔ اور سپاہی نے تلوار دے دی۔ لیکن جب شہزادے نے اس تلوار کو استعمال کیا۔ تو گھوڑے کے پاؤں پر اثر بھی نہ ہوا۔ یہی فرق

دوسرے لوگوں کی عربی اور قرآن کریم کی عربی

میں ہے۔ بے شک عربی زبان اپنی ذات میں اعلےٰ خصوصیات رکھتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں آکر وہ خصوصیات ایسی شاندار ہو گئی ہیں۔ کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس سے اتر کر ان الہامات کا درجہ ہے۔ جو قرآن کریم کے علاوہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر نازل ہوئے ہیں۔ جیسے اذان ہے۔

حیَّ علی الصلوٰۃ کے بعد اذان میں حیَّ علی الفلاح آتا ہے۔ جس کے معنی ہیں

کامیابی کی طرف جلدی آؤ

والہانہ آؤ۔ گرتے پڑتے آؤ۔ ان الفاظ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ کامیابی کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ کام کو کل پر ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ مخالف جلدی کرتا ہے۔ اور وہ اپنے کام کو کل پر نہیں ڈالتا۔ کیونکہ اسے ناکامی کا خوف ہوتا ہے۔ وہ یقیناً اس کے رستے میں روکیں ڈالے گا۔ آج کل کس زور سے جنگ ہو رہی ہے۔ ہٹلر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہوں کی ناکامی کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ وہ دیر سے تیاریاں کرتے رہتے تھے۔ اور مخالف بھی ان تیاریوں کو دیکھ کر تیاری کرتا تھا۔ حالانکہ

تیاری فوری ہونی چاہیئے

اور حملہ اچانک ہو جائے۔ اسی خیال کے ماتحت اس نے اپنی قوم کو ترقی دی۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء سے لے کر پانچ سال کے عرصہ میں اس قدر جلدی ترقی دی۔ کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ اب وہ چاہے ناکام ہو جائے۔ لیکن اس کی تیاری ایسی ہے۔ اور حملہ ایسا اچانک ہے۔ کہ آج الٰہی علم کے بغیر کوئی شخص یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ انگریز جیتیں گے۔ ایک معمولی انسان اٹھا۔ اور کس طرح جلدی جلدی اس نے اپنی قوم کی تیاری کرا دی۔

حیَّ علی الفلاح میں یہی بتایا گیا۔ کہ اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو جلدی کرو۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ بعض دفعہ شیطان وسوسہ ڈال دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے سے روک دیتا ہے۔ اور اس طرح انسان کئی نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس

کامیابی کے حصول کا ایک گُر

یہ ہے۔ کہ فوری طور پر نیکی کرو۔ جب خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے لحاظ سے اس گُر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ تو بندوں کے ساتھ سلوک میں اس سے بھی زیادہ احتیاط سے اس گُر کے استعمال کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مسلمان چاہتے تھے۔ کہ مکہ پر فتح پائیں۔ اور کفار بھی مسلمانوں کو گرانا چاہتے تھے۔ اور وہ بھی تیاریاں کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جدھر سے بھی تم نکلو۔ اپنی توجہ مکہ کی طرف رکھو۔ یعنی اگر فتح پانا چاہتے ہو۔ تو اپنے

خیالات کا مرکز

فتح مکہ بنا لو۔ تب جو جوش تمہارے اس ارادہ میں پیدا ہوگا۔ تم کو فاتح بنا دے گا۔ مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ غالب آئے۔ اپنی قربانیوں اور ایثار کی وجہ سے۔ انہیں مقصود کی محبت تھی۔ وہ بے پرواہ ہو کر لڑے۔ بے تاب اور والہانہ جوش کے ساتھ لڑے۔ اور غالب آئے۔

پس اسلام سکھاتا ہے۔ کہ وقت ضائع نہ کرو۔ اور جب کوشش کرو۔ تو بے تابانہ کرو۔ والہانہ کرو۔ اور بے پرواہ ہو کر کرو۔ اور اس بات کو مت بھولو۔ کہ دشمن بھی تیاری کرتا ہے۔ یہ صرف سیاسی مسئلے نہیں۔ بلکہ مذہبی بھی ہیں۔

تبلیغ میں سستی

ہونے سے بعض دفعہ نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ اور ایک شخص احمدیت کے قریب پہنچ کر ذرا سی سستی سے دور جا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ پہلے سے بھی زیادہ مخالف ہو جاتا ہے۔

نواب سیف اللہ خاں صاحب

جو ڈیرہ اسماعیل خاں کے رئیس تھے۔ اب فوت ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ جلسہ پر آئے۔ مجھ سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور باتیں ہوتی رہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان پر صداقت کھل گئی۔ ایک دن ان کے میزبان میرے پاس آئے۔ اور پوچھا۔ کہ نواب صاحب نے بیعت کر لی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ نہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ وہ تو مجھے کہہ کر آئے تھے۔ کہ میں بیعت کرنے جا رہا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے جب ان سے پوچھا۔ تو نواب صاحب نے کہا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا تسلیم کرتا ہوں۔ اور ان کی ہر بات مانتا ہوں۔ اور بیعت کرنے کے لئے گیا تھا۔ لیکن فلاں شخص جو میرے ساتھ آیا ہے۔ اس نے یاد دلایا۔ کہ وہاں کے لوگوں نے چلتے ہوئے کہا تھا۔ کہ قادیان میں جادو کیا جاتا ہے۔ اب اگر ہم نے بیعت کر لی۔ تو لوگ اس عقیدہ میں پکے ہو جائیں گے۔ اس وجہ سے میں نے بیعت ملتوی کر دی ہے۔ واقعہ یہ تھا۔ کہ نواب صاحب چونکہ سلسلہ کا لٹریچر پڑھ رہے تھے۔ مخالفوں نے اس سے ڈر کر کہ کہیں بیعت نہ کر لیں۔ ساتھ ایک ٹھیکیدار کر دیا۔ جو ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے یہ بہانہ بنا کر ان کو بیعت سے روک دیا۔ چنانچہ وہ قادیان سے بغیر بیعت کئے چلے گئے۔ اور آہستہ آہستہ ان کے دل پر زنگ لگ گیا۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی نعمت سے محروم رہ گئے۔ اگر وہ حیَّ علی الفلاح پر عمل کرتے۔ یا کوئی ان کا دوست انہیں اس پر عمل نہ کرنے کے خطرات سے آگاہ کر دیتا۔ تو کبھی ایسا نہ ہوتا۔

عام تجربہ بھی بتاتا ہے۔ کہ جن علاقوں میں تبلیغ شروع کی جاتی ہے۔ پہلے پہلے لوگ

جلدی جلدی احمدیت میں داخل

ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں مخالفین اپنی شرارتوں سے روکیں ڈال دیتے ہیں۔

پس حی علی الفلاح پر عمل کرتے ہوئے چاہیئے۔ کہ جلدی کی جائے۔ اور دشمن سے پہلے ہی سارا کام کر لیا جائے۔ اور وہ علاقہ فتح کر لیا جائے۔

علاقہ ملکانہ میں

بھی ہماری کامیابی اسی میں تھی۔ اگر اس وقت میں تین چار مولویوں کو بھیج دیتا۔ تو کچھ کام نہ ہو سکتا۔ میں نے جماعت سے واقفین کا مطالبہ کیا۔ اور سینکڑوں نے وقف کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پانچ چھ ماہ میں آریہ ناکام ہو گئے۔ اور صلح کی تجویزیں کرنے لگے۔ گاندھی جی نے برت رکھ لیا۔ ان کی زندگی کو بچانے کے لئے دہلی میں ایک کانفرنس بلائی گئی۔ کہ آپس میں صلح ہو جانی چاہیئے۔ ہمارے کسی آدمی کو نہ بلایا گیا تھا۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری جو اب سخت مخالف ہیں۔ میرے پاس آئے اور کہا۔ کہ یہ جماعت کی سخت ہتک

(بقیہ خطبہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰ کالم اول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن!

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے ہاتھوں سے اسلام کا غلبہ ہوگا

سنو! یہ پیشگوئی ہے۔ کہ "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہانتک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(مسیح موعود علیہ السلام)

اے فضلِ عمر حضرت محمود کے لشکر ٭ ہر فتنہ و شر صفحۂ ہستی سے مٹا دے

تاریکیٔ عصیاں سے ہے دنیا میں اندھیرا ٭ ایمانِ ضیا بخش سے ظلمت کو ہٹا دے

آتشکدۂ عشقِ بتاں گرم ہیں ہر سو ٭ توحید کے چھینٹوں سے انہیں جا کے بجھا دے

مستقبلِ عالم سے یہ لاعلم ہیں بے شک ٭ جو تجھ کو بتایا ہے خدا نے وہ بتا دے

(حضرت گوہر)

آہ! بھولی بھٹکی دنیا کدھر جا رہی ہے

آج سے نصف صدی قبل دریائے بیا س کے ورے قادیان میں جو دمشق سے جانب مشرق اسی عرض بلد پر واقع ہے۔ سید العرب والعجم کا حقیقی عاشق اپنے مولیٰ کا والہ و شیدا ایک مقدس انسان غلام احمد نامی اہلِ دنیا کی دگرگوں حالت پر نظر کر رہا تھا۔ کہ بے اختیار اس کے درد بھرے قلب سے یہ آواز اٹھی۔ کہ آہ بھولی بھٹکی دنیا کدھر جا رہی ہے۔ اس آواز کا اٹھنا تھا۔ کہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ کہ وہی مقدس انسان بارگاہِ رب العزت میں گر کر دنیا کی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہا ہے۔ اور دعاؤں پر دعائیں کر رہا ہے۔ کہ اے قادرِ مطلق خدا! تیرے بندے تیرا در چھوڑ کر دہریت اور مادہ پرستی کی ہلاکت آفریں راہیں اختیار کر رہے ہیں۔ اور اسی شفیع کامل جس کا مقدس ظہور آج سے ساڑھے تیرہ صدیاں قبل فاران کی بلند چوٹیوں پر ہوا تھا۔ کی پاک تعلیم کو ذریت شیطان پامال کر رہی ہے۔ تو ہی اس کو غارت کر اور اپنی مخلوق کو جو ظلمتکدوں میں ایڑیاں رگڑ رہی ہے۔ راہِ نجات پر لے آ۔ اور گلشنِ عالم سے تاریکیوں کو پاکش پاکش کر دے۔ پیارے مالک! یہ المناک منظر دیکھنے کی مجھ میں تو تاب نہیں۔ پس جلد وہ مبارک دن لا۔ جس دن کہ حق کی فتح اور باطل کو شکست ہو۔

او مقدس انسان سن۔ خداوند کیا فرماتا ہے

وہ جو مخلوق کی ہمدردی میں گھلا جا رہا تھا۔ جس کی ہر آن یہی خواہش تھی۔ کہ جلد سے جلد آسمانی بادشاہت کا ظہور ہو۔ اور معبودانِ باطلہ کے پجاری سچے خدا کے آستانۂ الوہیت پر اپنا سر جھکائیں۔ یہ دلکش آواز سنکر کہ او مقدس انسان سن خداوند خدا کیا فرماتا ہے۔ اپنے دل میں مسرت و فرحت محسوس کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میں نے جو پانا تھا۔ پالیا۔ اب میرا خدا اپنی مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں ضائع ہونے نہیں دیگا۔

اتنے میں جبرئیل علیہ السلام ایک اور آسمانی پیغام لئے حاضرِ خدمت ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ اے موعود اعظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فرزند! اور محبت الٰہی کے سمندر میں غوطہ لگانے والے انسان! مبارک! صد مبارک!! تجھی کو خداوند خدا زمین و آسمان کے مالک نے اپنی مخلوق کو راہِ راست پر لانے کے لئے منتخب فرمایا۔ تو ہی ہے۔ جس کے مبارک ہاتھوں غیر اللہ کی پرستش کا خاتمہ اور سچے خدا کی حکومت انسانی قلوب پر قائم ہوگی۔ اور تیرے ہی ذریعہ آدم کے فرزند تقویٰ و طہارت کا لباس پہنیں گے۔ خدا کے پیارے! اُٹھ۔ اور گوشۂ گمنامی سے نکل۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو زندگی بخش پیغام دے۔ اور کہہ کہ اے پژمردہ قومو! تمہیں بشارت ہو۔ کہ مجھے اس بے حد حسین ہستی مالک ارض و سما نے تمہاری طرف اس غرض کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ میں تمہیں قعرِ مذلت سے نکال کر بامِ رفعت تک پہنچاؤں۔ اور تم اپنے پیدا کرنے والے مالک کا قرب حاصل کر سکو۔ تم میں سے کون ہے۔ جو اس آسمانی پیغام پر لبیک کہہ کر میری تیار کردہ کشتی پر سوار ہو۔

میری تائید و نصرت کا ہاتھ تیرے ساتھ ہے

خدا کے برگزیدہ انسان نے جب جبرئیل سے یہ پیغامِ الٰہی سنا۔ تو حیران و ششدر ہو کر اپنے مولیٰ سے یوں گویا ہوا۔ کہ اے قادرِ توانا! یہ تیرا ناچیز بندہ اتنے بڑے بوجھ کو کیسے اٹھائیگا۔ کسی اور کو ہی اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز فرمایئے۔ تب فلک سے ندا آئی۔ کہ اے میرے بندے تو اس قدر گھبرایا کیوں ہے۔ یقیناً میری تائید و نصرت کا ہاتھ تیرے ساتھ ہے۔ میں جو زمین و آسمان کا مالک خدا ہوں۔ یہ سب ظلمتیں دور کر دوں گا۔ اور میری قہری تجلیات سے دجالیت پاش پاش ہو گی۔ پھر کیا تھا۔ بے ساختہ برگزیدۂ خدا کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہوگئے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

مردِ حق اور اہلِ ظلمت

ادھر حکم خداوندی کے مطابق خدائے قدوس کی توحید کا منادِ اعظم کھڑا ہوا۔ تو ادھر اہلِ ظلمت جو معبودانِ باطلہ کے پجاری تھے۔ مقابلہ پر آ ڈٹے اور انانیت کا جبہ پہن کر کہنے لگے۔ کہ اے مردِ حق! ہم تو تجھے مٹا کر رہیں گے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ تیرے یہ دعاوی کہ آخر کار میری ہی فتح ہوگی۔ کس قدر صادق ہوتے ہیں۔ اس پر خداوند تبارک و تعالیٰ کا جری بے خوف و خطر اپنے دشمنوں سے ان الفاظ میں مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ کہ دیکھو۔

"وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہیں۔ تھامے ہوئے ہے۔ وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ اور آخر ایک دن آتا ہے۔ جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے۔ اور انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے۔ جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ...... میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو۔ جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو۔ کہ عنقریب خدا تمہیں بتا دے گا۔ کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے۔ کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب آجاؤنگا۔ مگر خدا کہتا ہے۔ کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹)

یہ باطل شکن الفاظ سننے کی دیر ہی تھی۔ کہ من گھڑت خداؤں کی منادی کرنے والے اور بھی بھڑک اٹھے۔ اور آپے سے باہر ہو کر کہنے لگے۔ اے خدائے واحد کی توحید کے علم بلند کرنے والے انسان! تیرا یہ خیال کہ دنیا کی تمام قومیں ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہوں گی۔ (نعوذ باللہ) خیالِ خام ہے۔ اس پر خدائے واحد ولاشریک کا پرستار پھر بولا۔ اور کہنے لگا۔ ہاں اگر تمہیں اس کلام میں کچھ شبہ ہے۔ تو انتظار کرو۔ مستقبل قریب میں ہی تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ کون راستی پر قائم ہے۔

راستی کی فتح اور حق کا بول بالا

چند دن ہی گزرنے پائے تھے کہ قلوب انسانی میں ایک نمایاں تغیر دکھائی دینے لگا۔ بے قرار دل درسِ عبرت سنکر قرار پکڑنے لگے۔ اور خدا کے مقدس مسیح کی مقناطیسی روحانی کشش نے ہر ایک رشد و ہدایت کے طالبوں کو سچائی کی طرف کھینچنا شروع کیا۔ یہ حیران کن منظر دیکھ کر باطل پرست دو دو ہاتھوں پیٹنے لگے۔ کہ ہائے ہائے یہ کیا ہونے لگا۔ خدا کے مسیح نے کہا۔ اے باطل پرستو! ابھی تم نے کیا دیکھا ہے۔ آگے دیکھو گے۔ پھر وہ ماننے لگا

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ میں کبھی کا غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہوگی۔ غیر معبود ہلاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدائے قادر فرماتا ہے۔ کہ اگر میں چاہوں۔ تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے۔ کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی۔ جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان۔ اور وہ دن نزدیک ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ نہ ٹوٹے گا۔ اور نہ کند ہوگا۔ جب تک کہ دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں۔ سمجھ میں آئیں گی۔" تذکرہ صفحہ ۲۸۵ و ۲۸۶

یہ الفاظ جہاں اہل تثلیث کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوئے۔ وہاں ان الفاظ نے مومنین کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اور وہ بول اٹھے۔ کہ واللہ اے خدا کے مسیح اور ہمیں راہ راست پر لانے والے انسان! ہم تیرا ساتھ کبھی بھی نہ چھوڑیں گے۔ تو ہمارے سر کا تاج اور ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا عاشق ہے۔

اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے خدا ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ اس مقدس انسان پر فدا ہو۔ آمین۔

خدا کے مقدس مسیح کا اپنے پروانوں سے خطاب

خدا کے مسیح نے اپنے پروانوں سے جب یہ مسرت و فرحت انگیز الفاظ سُنے تو عش عش کر اٹھا۔ اور انہیں کہنے لگا۔

"تمہیں خوشخبری ہو۔ کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ...... یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف اسکی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعوٰئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۱۰ و ۱۱)

پھر فرمانے لگا۔

"اے مخلصین جماعت! خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس وقت ہمیں تمام قوموں کے ساتھ مقابلہ در پیش ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ کہ اگر ہم ہمت نہ ہاریں۔ اور اپنے سارے دل اور سارے زور اور ساری توجہ سے خدمت اسلام میں مشغول ہوں۔ تو **فتح ہماری** ہے۔ سو جہاں تک ممکن ہو۔ اس کام کے لئے کوشش کرو۔ .... اے مردان دین! کوشش کرو۔ کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔ اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ۔ اور تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ دین کی ہمدردی سے۔ سو جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ۔ کہ فرشتے بھی آسمان پر جزاکم اللہ کہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

اسلام کی فتح کا نقارہ کب بجے گا۔

جماعت مومنین نے خدا کے مقدس انسان کی زبان سے ان پیش خبریوں کو سُنکر کہا۔ کہ اے مقدس نبی! ہمیں ان باتوں کا تو کوئی فکر نہیں۔ کہ ہم پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی"۔ کیونکہ ہم تو تیری کشتی پر سوار ہی اس وقت ہوئے تھے۔ جبکہ ہم نے اپنے دلوں سے یہ پختہ عہد کر لیا تھا۔ کہ صداقت کے راستہ میں ہم ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد پائیں گے۔ اور کسی ابتلا کے وقت لغزش نہیں کھائیں گے۔ اگرچہ ہم پیسے جائیں۔ مارے جائیں۔ ہماری بیوی بچوں کو ہماری آنکھوں کے آگے ذبح کیا جائے۔ ہم منتظر ہیں۔ تو اس بات کے کہ اسلام کی فتح کا نقارہ کب بجے گا؟ کب خدائے غیور ان طاغوتی حکومتوں کو ریزہ ریزہ کرے گا۔ اور کب کرۂ ارضی پہ بسنے والی مختلف قومیں شیطان الرجیم کی غلامی کی زنجیریں کاٹ کر زمین و آسمان کے حقیقی معبود کے آگے سر بسجود ہوں گی۔ اگر ہماری زندگیوں میں یہ سب کچھ ہونا ہے۔ تو اے خدا کے مقدس مسیح! اور ہمارے جان و مال سے عزیز آقا! اس خوشکن منظر کی ہمیں جلد اطلاع دے۔ تا کہ ہم پہلے کی نسبت قربانیوں کے میدان میں اور بھی قدم آگے بڑھائیں۔ اس پر قوموں کے نجات دہندہ نے مسکرا کر فرمایا۔

"مسیح موعود صرف اس جنگ روحانی کی تحریک کے لئے آیا۔ ضرور نہیں۔ کہ اس کے روبرو ہی اسکی تکمیل ہو۔ بلکہ یہ تخم جو زمین میں بویا گیا۔ آہستہ آہستہ نشوونما پائے گا۔ یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ ...... مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ تدریجاً ہوگا۔ اس تدریجی ترقی کے لئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا۔ یہی خدا تعالےٰ کی قدیم سے سنت ہے۔ اور اس کی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ..... انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا۔ تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا۔ اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا۔ وہ وقت اور گھڑی خدا تعالےٰ کے علم میں ہے۔ جب یہ اکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئے گی۔ جس طرح تم دیکھتے ہو۔ کہ دجالیت بھی یک دفعہ زمین پر نہیں پھیلی۔ بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا۔ ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا کروٹ بدلیگی۔"

(ایام الصلح اردو صفحہ ۱۶۱)

پھر فرمانے لگا۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اسکی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔" (الوصیت صفحہ ۵ و ۶)

جب مومنوں نے مسیح موعودؑ کی مقدس زبان سے ان کلمات طیبات کو سُنا۔ تو اپنی اولادوں کو وصیت کرنی شروع کر دی۔ کہ دیکھو زندگی کا تو اعتبار نہیں۔ اس لئے ہم تمہیں وصیت کرتے ہیں۔ کہ کبھی بھی ہمارے مرنے کے بعد خدا کے مسیح کا پاک دامن نہ چھوڑنا۔ ورنہ عاقبت برباد ہو جائے گی۔

اما بعد اپنے آقا کی طرف رجوع کرتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ اے بادشاہ روحانی! آپ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے ہاتھوں راستبازی کی صرف تخم ریزی کرتا ہے۔ لیکن "اسکی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا"۔ بتائیے پھر کونسے وہ مقدس وجود ہونگے۔ جن کے ذریعہ اسلام کو فتوحات حاصل ہونگی۔ اور شرک و اتحاد کا دیو لعین ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ اس پر قادیان کے مقدس نبی نے فرمایا:۔

"غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور دوسری قدرت وہی ہے۔ جس کے ذریعہ اسلامی پرچم چار دانگ عالم میں لہرائے گا۔ اور وہ توحید جس کو شہنشاہوں کے شہنشاہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیرہ۱۳ صدیاں قبل دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس کی پوری طرح منادی کی جائے گی۔ اور آسمان روحانیت پر پرواز کرنے والے روحانی طیور جدھر جائیں گے۔ توحید خداوندی کے ہی قلوب کو موہ لینے والے ترانے گائے جائیں گے۔

پھر فرمانے لگا۔ سنو!

"اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پسند کیا۔ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لائے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے گی (تریاق القلوب صفحہ ۱۲۸)

پھر بطور پیشگوئی کہنے لگا۔ مجھے اس حی و قیوم ہستی کی طرف سے بتایا گیا ہے۔ کہ وہ مجھے "دوسرا بشیر" جس کا دوسرا نام محمود بھی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور "جو اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا"۔ عطا فرمائے گا۔ اور اس کا

"نزول بہت مبارک اور جلال الہٰی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

آہ مومنوں کا آقائے قدنی علیہ السلام چل دیا

غرضیکہ ایسی ہی کئی اور تبشیری و انذاری پیشگوئیاں خدا کے مسیح نے مومنوں کے گوش گذار فرمائیں۔ جن سے ان کے ایمانیات میں اضافہ ہوا۔ لیکن چند سالوں کے بعد فرمانے لگا۔

مجھ پر ایمان لانے والو سنو! "خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا"۔ (الوصیت صہ ۳)

یہ کلام الہٰی سننے کی دیر ہی تھی۔ کہ مومنوں کے چہرے زرد ہو گئے۔ اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ مومنوں نے اپنے پیدا کرنے والے خدا کے آستانہ پر گر کر اس قدر گریہ وزاری اور آہ و بکا سے کام لیا۔ کہ عرش عظیم بھی کانپ اٹھا۔ اتنے میں فلک نے ندا دی۔ کہ او مسیح قدنی کے جاں نثارو! کیا تم نے خدا کی مقدس کتاب قرآنمجید میں نہیں پڑھا۔ **کل من علیھا فان**۔ جب پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر شاہ مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحلت فرما گئے۔ تو کیا ان کا غلام باقی رہ جائے گا۔ نہیں پیارو۔ یہ دار الفنا ہے۔ خدا کی ساری مخلوق ہی چند دنوں کی مہمان ہے۔ آخر سب کوچ کر جائیں گے۔ القصہ دو تین برس کے بعد **۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو خدا کا مسیح مومنوں کو داغ مفارقت دے گیا** اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اے مرنے والے! خدا کی تجھ پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ تُو نے تو ہزاروں کو دوزخ سے بچا کر جنت کا وارث بنا دیا۔ پیارے تُو نہ آتا تو انسانی قلوب پر ابلیس اپنا تسلط جما چکا تھا

اندرونی و بیرونی معاندین کے لئے خوشی کا دن

مسیح موعودؑ کی وفات حسرت آیات تو مومنین کے لئے غمی کا دن لائی۔ اور وہ مارے غم کے چور چور ہو گئے۔ لیکن منافقین و مخالفین مسیح موعودؑ کے گھروں میں شادیانے بج رہے ہیں۔ شیطان خوش ہے۔ کہ اب تو میرا دلی مقصد پورا ہوگا۔ کوئی نہیں جواب توحید خداوندی کا علم بلند کرنے والا ہو۔ کیونکہ اسلامی افواج کا سپہ سالار تو چلدیا۔

ادھر شیطان اپنی کامیابی کے یہ گیت گا رہا ہے۔ اور ادھر مومن سربسجود مالک ارض وسما سے یہ دعاؤں پر دعائیں کر رہے ہیں۔ کہ اے ذوالجلال والاکرام ہستی۔ جلدی دوسری قدرت کا ظہور ہو۔ تا ابلیس اور اسکی ذریت کے دلی ارادے خاک میں مل جائیں۔

نور الدین اعظمؓ زندہ باد

خدائے قدوس نے مومنوں کی دعائیں سن لیں۔ اور نور الدین اعظم رضؓ کو کھڑا کر دیا۔ پھر کیا تھا نور الدین زندہ باد۔ نور الدین زندہ باد کے فلک بوس نعرے شروع ہو گئے۔ اور شیطان کے دلی مقصد پر پانی پھر گیا۔ اب مومن خوش ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اقتدا میں انہوں نے بڑھنا شروع کر دیا۔ منافقین و مخالفین کو اپنے مقدس آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی مخاطب کر کے کہنے لگے۔

"اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو! اُٹھ بیٹھو۔ کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو۔ کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے۔ تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو۔ اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الہٰیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔ اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بد دعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندہ (مسیح موعود) کا مددگار ہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا۔ جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اس پودا کو کاٹ سکتا ہے۔ جس کے پھل لانے کی اسکو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے۔ وہ کیوں اپنے اس پودا کو کاٹے۔ جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے۔ جو ہر ایک دل کی تہہ تک پہنچا ہوا ہے۔ کیوں ایسا کرے گا۔ پس

خوب یاد رکھو۔ کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ آگ بھڑکے۔ اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے"۔ (آئینہ کمالات اسلام)

اب چونکہ دوسری قدرت کا ظہور ہو چکا تھا۔ اس لئے آسمانی نوشتوں کے مطابق مختلف ممالک میں خدا کی توحید کی منادی کی جانے لگی۔ اور یورپ میں جو کفر والحاد کا مرکز تھا مسیح محمدی ناں کاسر الصلیب کے پروانوں نے جا کر اسلامی جھنڈا گاڑ دیا۔ تا تمام مصنوعی خداؤں کے جھنڈے اسلامی جھنڈے کے آگے سرنگوں ہو کر اس امر کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ کہ واقعی اذن الہٰی کے مطابق مسیح موعودؑ نے جو یہ کہا تھا۔ کہ "وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا"۔ پورا ہوا۔ اور خدا کے ایک ہی ہاتھ نے کفر کی تمام تدبیروں کو باطل کر دیا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقًا۔

آخر خلیفۃ المسیح اولؓ بھی بحکم خداوندی اس جہان سے رحلت فرما گئے۔ اور یہ دوسرا زلزلہ تھا۔ جو جماعت مومنین پر آیا۔ مگر چونکہ انہیں ایک عظیم الشان موعود اور اولوالعزم خلیفہ محمود نامی کی وحی مسیح موعودؑ میں بشارت دی گئی تھی۔ جس کے مبارک ہاتھوں حق کو بمقابلہ باطل فتح عظیمہ نصیب ہونی تھی۔ اس لئے انہیں صدمہ تو ہوا۔ مگر اتنا نہیں جتنا کہ سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات حسرت آیات پر۔

غمی کا دن خوشی کے عالم میں بدل گیا
حضرت محمود کی آمد

ادھر حضرت مولوی نور دین صاحب اعظم رضؓ فوت ہوئے۔ اور ادھر **۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء** کے دن وہ **محمود** جس کی شدید انتظار تھی۔ **خلافت کا خوشنما تاج پہن کر** تخت خلافت پر جلوہ افروز ہو گیا۔ اور مومنوں کو مخاطب کر کے فرمانے لگا۔ صبر کرو۔ میں آگیا ہوں۔ دیکھنا کس طرح میرے ہاتھوں شیطان بمعہ اپنے لاؤ لشکر بھاگتا ہے۔ اور آفتاب قدنی کی ضیا پاشیوں سے تاریک عالم منور ہوتا ہے۔ اور احمدیت اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔

مومنوں نے یہ سنا۔ اور بارگاہ ایزدی میں گر کر سجدۂ شکر بجا لائے۔ محمود نے کہا۔ اے عاشقان احمدیت! اہل دنیا کی آنکھ میں بینائی نہیں۔ وہ ضرور اس نور کا جس نے ظاہر ہوتے ہی تمہارے قلوب میں خوشی کی ایک لہر پیدا کر دی ہے۔ انکار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ نور ظلمت کو دور کر کے قلوب انسانی پر اپنا سکہ جمائے۔ مگر تم نے گھبرانا نہیں۔ اور اپنے جانباز بھائیوں کے جنہوں نے کابل کی سنگلاخ اور بے رحم زمین میں شجر احمدیت کے لئے خون کے چھینٹے دیئے۔ نقش قدم پر چل کر اور خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کے الفاظ کہتے ہوئے میرے پیچھے چلے آنا۔ کیونکہ تمہارے راستہ میں سخت سے سخت بلائیں آئیں گی۔

شیطان چاہیگا۔ کہ تمہیں قسم قسم کی تدبیروں سے گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ مگر تم نے پھونک پھونک کر زمین پر قدم رکھنا۔ اور لاحول پڑھتے جانا۔ آخر کار تم دیکھو گے۔ کہ کس طرح وہ اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد ہو کر ذلت کی موت مرتا ہے۔

خدارا حضرت محمود کے پچیس سالہ کاموں پر نظر کرو

اے رشد و ہدایت کے طالبو! اور اے اندرونی و بیرونی حاسدو! راستبازی کی تخم ریزی کرنے والے مسیح موعود کے لخت جگر محمود کو تخت خلافت پر متمکن ہوئے پچیس برس سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو چکا۔ للہ اس کے پچیس سالہ کاموں پر نظر کر کے بتاؤ۔ کہ کیا محمود کے ذریعہ رحمٰن نے شیطان پر غلبہ پایا ہے۔ یا نہیں۔ اگر تمہیں عاقبت کا فکر ہو۔ تو پچیس سالہ محمود کے زبردست کام ہی تمہاری ہدایت کا موجب ہو سکتے ہیں۔

نور سے محروم لوگو! تم نے دیکھا نہیں۔ کہ کس طرح بھولی بھٹکی مخلوق محمود کے مقدس ہاتھوں شیطانی گرفت سے نجات پا کر رحمٰن کی بادشاہت میں داخل ہو چکی۔ اور ہوتی جا رہی ہے۔ پھر خدا کے نام پر پوچھتا ہوں۔ بتاؤ قادیان دار الامان کے مکانات میں زیادتی۔ جماعت کی ترقی۔ مشنوں میں وسعت۔ مدارس اور کتب و رسالجات میں زیادتی۔ دفاتر کی تنظیم و کثرت۔ پیغامی۔ خلافت کمیٹی۔ کانگرسی۔ مستری۔ احراری اور مصری وغیرہ فتنوں کا مکمل سدّ باب۔ اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ محمود کی خلافت برحق اس کے مقدس باپ مومنوں کے آقا حضرت احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا اور وہ خدا سچا جس کی حکومت کے آگے ایک دن تمام جھوٹی سلطنتیں خاک میں مل جائیں گی۔ اور ایک ہی مذہب اسلام ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس کے غلام عدل و انصاف کے تخت پر حکومت کریں گے۔

فرزندان احمدیت سے خطاب

اے خادمان محمود! اٹھو اور اپنے پیارے اور مقدس امام کے مبارک ہاتھوں شراب معرفت سے پُر ہو کر بھولی بھٹکی دنیا کو پلاؤ۔ تا وہ

اہنیں پی کر خدا کے عشق اور محبت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگا کر اس بے مثل موتی کو حاصل کر سکے۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔ اور دشمن پر ثابت کر دو۔ کہ ہم باطل سے ڈرنے والے نہیں۔ ہم وہ ہیں۔ جن کے خدا نے فرعون جیسے متکبّر اور صداقت کے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ ہاں ہم وہی ہیں۔ جو اپنے روحانی باپ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق بیج سے تناور درخت بنے۔

محمود کے جاں نثار سپاہیو! آج پھر شیطان اور اس کی ذریت مخلوقِ خدا کو گمراہ کرنے کی تدبیریں سوچ رہی ہے۔ ہم نے دلائل کی تلوار سے باطل کا سرِ قلم کرنا ہے۔ پس ہمیں میدان میں پورے ساز و سامان کے ساتھ نکلنا چاہیئے۔ اور پوری ہمّت اور جوانمردی سے دشمن کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ تا وہ جو سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے غلام مسیحِ قدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئیوں کے ذریعہ ایک مقدس اور مبارک دن کے آنے کی قوموں کو بشارت دی تھی۔ جلد آئے۔ اور سچائی کا بول بالا اور معبودانِ باطلہ کا سر کچلا جائے۔ مبارک وہ جو حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر آواز پر صدقِ دل سے لبیک کہے۔ اے پیارے اللہ! تو ہمارے ارادوں میں برکت ڈال۔ اور ہمیں اپنی توحید کی منادی کرنے کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

ے

اے ولیم فاتح کے جواں مرد سپاہی
لڈگیٹ پہ دجال کا سر تن سے اڑا دے
کمزور سمجھتے ہیں سب تجھے دشمنِ ناداں
ایمان کی طاقت کا مزہ ان کو چکھا دے
باطل نے بنائے ہیں جو یہ قلعۂ سنگین
اٹھ عزم جہانگیر کی ٹھوکر سے گرا دے
باقی نہ رہیں دیر و کلیسا کے طلسمات
دنیا کے ہر اک گوشہ میں وہ آگ لگا دے
ہو سربکف اور مانگ خدا سے یہ دعائیں
اسلام کے رستے سے ہر اک روک ہٹا دے

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

خادم احمدیت خواجہ خورشید احمدؐ مجاہد سیالکوٹی
دار البرکات قادیان۔

پیغامی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانی اور خلافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسکی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اسکی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدے کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔۔۔۔۔

آگے حضور فرماتے ہیں:۔ "سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے۔ کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے۔ کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں"۔

(الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ساری تحریر سے چند باتوں کا پتہ لگتا ہے۔ (۱) اول اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کو ہمیشہ اور دینوں پر غالب رکھتا ہے۔

(۲) دوسرے نبی صرف تخم ریزی کے لئے آتا ہے۔ پوری تکمیل اس کے بعد خلافت کے ذریعہ ہوتی ہے۔

(۳) نبی کی وفات ایسے حالات اور بے وقت میں ہوتی ہے۔ جو بظاہر ناکامی کا خوف اپنے اندر رکھتی ہے۔ تاکہ مخالفین اچھی طرح ہنسی ٹھٹھا کر لیں۔ اس کے بعد دوسری قدرت کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے مثال کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو دوسری قدرت کا مصداق ٹھیرایا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کی خبر کی وجہ سے جماعت کو تسلی دیتے ہوئے دوسری قدرت کے آنے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب تک میں نہ جاؤں گا۔ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ اور کہ دوسری قدرت (یعنی خلافت) تمہارے ساتھ ہمیشہ رہیگی۔ حضور علیہ السلام نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح پہلی قدرت کا مصداق ٹھہرایا۔ اور اپنی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی طرح دوسری قدرت کے آنے کی خوشخبری سنائی۔ حضور علیہ السلام کی ساری تحریر سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس طرح تمام نبیوں کو غلبہ حاصل ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح مجھے بھی اللہ تعالیٰ اور دینوں پر ہمیشہ غالب رکھیگا۔ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی آیت پیش کر کے حضورؑ نے اپنے آپ کو مدعی رسالت قرار دے کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام بھی خدا کے مقرب رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں نے خیال کر لیا تھا۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو خلافت کے منصب پر کھڑا کر کے مخالفین پر ظاہر کر دیا۔ کہ یہ جماعت برباد ہونے والی نہیں۔ بلکہ خلافت کے ذریعہ قائم و دائم رہے گی۔ بہر حال پہلی قدرت کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اور دوسری قدرت کا اظہار حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وجود میں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس واقعہ کو بیان کرنا اور جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمانا کہ میں پہلی قدرت ہوں۔ اور میری وفات کے بعد دوسری قدرت کا آنا سنت قدیمہ ہے۔ اس لئے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ صدیق خلیفہ ہو کر دوسری قدرت کے مصداق ٹھہرے۔ اسی طرح میری وفات کے بعد بھی خلافت کے ذریعہ دوسری قدرت کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور وہ سلسلہ دائمی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں اس پیارے پر نازل ہوں۔ کہ جس نے اپنی وفات سے پہلے ہی جماعت کو خوشخبری سنادی۔ کہ گھبرانا نہیں اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو خلافت کے ذریعہ قیامت تک جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ اور حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت مولٰنا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو خلافت کے منصب پر بٹھا کر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی طرح دوسری قدرت کا مصداق ٹھیرایا۔ یہی اہل پیغام جو کہ آج کل خلافت سے کٹ کر احمدیت سے بھی بہت دور جا پڑے ہیں۔ انہوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی بیعت کر کے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کو حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی طرح دوسری قدرت کا مصداق اور خلیفۃ الرسول مانتے اور تسلیم کرتے ہوئے اپنے مونہوں پر مہر لگادی۔ اب اہل پیغام کس منہ سے انکار خلافت کرتے ہیں۔

اے کاش! اہل پیغام اب بھی اپنی آنکھوں پر سے تعصب کی پٹی کھول کر اپنے سابقہ عقیدہ کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی نعماء کا وارث ٹھیریں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

خاکسار حافظ شفیق احمدؐ نجیب آبادی مدرسہ احمدیہ قادیان۔

قابل توجہ غیر مبائعین

اللہ تعالیٰ کی شان! جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوران زندگی والے حالات۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات تک کے حالات اپنی آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں۔ تو ہمیں غیر مبائعین کا آج کا نقشہ بالکل الٹ اور بالکل غیر متعلق نظر آنے لگتا ہے۔ خداوند کریم ایسی صورت پیدا کر دے کہ ان میں سے سعید روحیں حقیقت کی طرف متوجہ ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنیادی جماعت میں پھر سے شامل ہو کر اس وحدہٗ لاشریک کا بے شمار شکر بجا لیں۔ جس نے انہیں وہ "دوسری قدرت" دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

جس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ

"اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔" (الوصیت۔ حضرت مسیح موعودؑ)

چونکہ اس دوسری قدرت نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ظاہر ہونا تھا۔ جو ہو چکی اور جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ خلافت مسیح موعودؑ کے رنگ میں اس وقت کی انجمن کے اراکین کے متفقہ فیصلہ مطابق منشا الوصیت کی رو سے ہی ظہور پذیر ہوئی۔ جو عین اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تھا۔ کیونکہ اسی ایک "دوسری قدرت" کے متعلق فیصلہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے اس انجمن کو اپنے بعد جانشین قرار دینے کے لئے لکھوایا۔ تا اس کے متفقہ فیصلہ سے وہ "قدرت" ظہور میں آجائے۔ جو تب تک نہیں آسکتی تھی۔ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دار فانی سے رخصت نہ ہوتے۔ لیکن یہ سب کچھ حق پسند۔ دیانتدار اور غیر متعصبین کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہو سکتا ہے۔ اب ذرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وجد انگیز تقریر "البلاغ المبین" مورخہ ۱۷ رمئی ۱۹۰۸ء (صرف ۹ دن قبل وفات) جو اخبار "بدر" قادیان کے ۲۵ مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنا ایمان تازہ کریں۔ تا معلوم ہو کہ حضور کے خیالات اپنی نبوت کے بارہ میں کیا تھے:۔

(۱) "جو لوگ کہتے ہیں۔ ہمیں اب نبیوں کی کیا ضرورت ہے۔ وہ جسمانی بارش کیوں مانگتے ہیں؟"

(۲) "اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی و الہام کیا ہے۔ تو اب بھی اس کے وحی و الہام کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ جس قدر تفرقہ قوموں میں اب ہے۔ پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے۔ تو کیا اب جو ایک فرقے کے تہتر فرقے ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ کوئی ایسی مثال پیش کرو۔ کہ ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے یہ سلوک ہوا ہو۔"

(۳) "اب جبکہ یہ حال ہے۔ کہ ابتری حد سے بڑھ گئی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مصلح پیدا نہ ہو۔ حالانکہ اس سے پہلے سنت اللہ یہی تھی۔ کہ اس قسم کی برائیوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بھیج کر کرتا ہے۔ تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے"

(۴) "جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو۔ اور اپنی غیب کی باتیں کثرت سے اس پر ظاہر کرے۔ تو یہ نبوت ہے"!

(۵) "اتنا نہیں سوچتے۔ کہ اگر وہی عیسیٰ آئے۔ تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے۔ اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطہ اور فیوض سے ہے۔"

(۶) "میں نے ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے۔ یہی کہ میں کہتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے۔"

اب ذرا خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم (غیر مبائع) کے لیکچر ۲۱ رجون ۱۹۰۸ء کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ جو اخبار "بدر" قادیان مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا

"برادرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر (پیغام صلح۔ ناقل) کئی ہزار آدمیوں کے مجمع میں سنایا۔ حاضرین کافی اثر لے کر گئے۔ لیکچر کا خلاصہ یہ ہے:۔

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ پس جیسے اس کی جسمانی تربیت عام ہے۔ ایسے ہی روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا مکان کے لئے محدود نہیں۔ بلکہ اس نے ہر قوم میں نبی بھیجے۔ اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا۔ اور بھیجتا رہے گا۔"

لیکن اب بھولے سے بھی ان گذشتہ فیصلہ جات پر نظر نہیں ڈالتے۔ اور اگر انہیں پہلی تحریروں اور پہلی باتوں (جن پر حضرت مسیح موعود کی حیاتی میں جماعت من حیث القوم متفق تھی) کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں:۔

"اگر آپ جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق کوئی فتویٰ دینا چاہتے ہیں۔ تو جماعت کے مطبوعہ عقائد آپ کے سامنے ہیں۔ تیس سال قبل کی میری ذاتی تحریرات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔" پیغام صلح ۳ ۲/۱۹۳۶

آپ اگر کسی کے متعلق فتویٰ لگاتے ہیں۔ تو اس کی موجودہ حالت کے مطابق لگاتے ہیں۔ اور اس بحث میں نہیں پڑتے۔ کہ وہ پہلے کیا تھا۔ اور اب کیا ہے (پیغام صلح ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء آرگن غیر مبائعین)

کیا ہی اچھا ہو۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو انہیں ذاتی بغض و عناد ہے۔ اس کو بالائے طاق رکھ کر نہایت نیک نیتی سے اپنے سابقہ خیالات اور موجودہ تاویلات پر غور فرمائیں۔ اور کسی ایک مرکزی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ تا احمدیت (یعنی حقیقی اسلام) کے لئے ان کا قدم تخریبی ثابت ہونے کی بجائے تعمیری ثابت ہو۔ اور جماعت ایک دفعہ پھر اکٹھی ہو کر اغیار پر دلائل کی تلوار سے حملہ آور ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ماتحت تبلیغ احمدیت کے لئے ہر احمدی دیوانہ وار متحدہ نظام کے ماتحت نکل کھڑا ہو۔ اے خدا تو کوئی ایسی سبیل پیدا فرما۔ کہ یہ لوگ اپنا جلد محاسبہ کر سکیں۔ اور سعید روحیں جلد تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر متفق ہو جائیں۔ اللّٰھم رب اٰمین۔

خاکسار عبد الکریم خاں یوسف زئی احمدی تار ماسٹر پونچھ (کشمیر)

قواعد امانت فراقی میں ترمیم

احباب جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ اپنی امانت میں سے جس قدر روپیہ کوئی امانتدار منگوائے گا۔ اس کے بھیجنے کا خرچ حساب دار کے حساب میں مجرا کیا جائے گا۔ (ناظر بیت المال)

فروخت مکان

مسنورہ بیگم اہلیہ منشی حمید الدین صاحب نے اپنا مکان واقعہ محلہ مسجد مبارک بدست سعیدہ بی بی اہلیہ مولوی عبد السلام عمر صاحب بعوض مبلغ ایک سو پچیس روپے فروخت کر کے زر بیع وصول پا لیا۔ اور قبضہ مکان کا دے دیا۔ بیع مصدقہ ناظر صاحب امور عامہ مندرجہ رجسٹر بیع نامجات ۳۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء (مفتی محمدؐ صادق)

ضروری تصحیح:۔ فاروق کی پچھلی اشاعت میں زیر عنوان "ثنائی علمی گلکاریاں" "اخرجوا کو فعل ماضی ہے" لکھا گیا۔ جو کہ غلط ہے۔ صحیح فقرہ اس طرح ہے: "انتری ماضی حال اور اخرجوا فعل امر ہے۔ لیکن مراد زمانہ مستقبل ہے۔" (ذبیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن!

(۱) کیا ایلیا نبی کی آسمان سے آمد کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی؟
(۲) مسیح کی دوبارہ آمد "نئی پیدائش میں" مقدر تھی؟

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا (مسیح موعودؑ)

عیسائی رسالہ "المائدہ" لاہور نے ماہ ستمبر ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں اس امر پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت تمام پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ اور اس امر کو مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئیوں کے لفظ بلفظ پورا ہونے کے لئے بطور دلیل پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مسیح کے آنے پر یہ تمام پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ کیا ہم کو یہ امید نہیں ہے۔ کہ وہ بیشمار پیشگوئیاں جن میں اس کے دوبارہ آنے اور جلیل القدر سلطنت کرنے کا ذکر ہے۔ لفظ بلفظ پوری ہوں گی؟" (المائدہ ماہ ستمبر صفحہ ۲)

اس سلسلہ میں میں نے "فاروق" کے گذشتہ نمبر میں "المائدہ" کی پیش کردہ تین لفظ بلفظ پوری ہونے والی پیشگوئیوں کی حقیقت ظاہر کی تھی۔ آج کی اشاعت میں میں ایک اور رنگ میں "المائدہ" کے مندرجہ بالا دعویٰ کا بطلان پیش کرتا ہوں۔

پیشگوئیوں کے بارہ میں "المائدہ" نے یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ:۔

"بے شک صحیفوں میں نشانات۔ استعارات تمثیلات اور تمثیلی قصہ جات ہیں۔ لیکن جب تک اصل عبارت اور مضمون میں ان کا صاف ذکر یا اشارہ نہ ہو۔ ہمیں انہیں لفظی معنوں میں لینا چاہیئے۔ ان سادہ نبوتوں میں ایسے کوئی اشارے نہیں۔ جن سے ان کو روحانی معنوں میں لیا جائے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ان نبوتوں کی اسی طرح لفظی تکمیل مانیں۔ جس طرح ان کی جو اسکی پہلی آمد کے وقت اور حق میں پوری ہوئی"۔ (المائدہ بابت ماہ ستمبر صفحہ ۲۹)

اب ہم "المائدہ" کے مبینہ اصول کے عین مطابق بائبل کی ایک ایسی ہی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں۔ جو بالکل صاف ہے۔ اس میں کوئی استعارہ اور کنایہ بھی نہیں۔ مگر باوجود اس کے عیسائی حضرات اس کے لفظی طور پر پورے ہونے کے قائل نہیں۔ یعنی ۲۔ سلاطین ۲/۱۱ میں مرقوم ہے کہ:۔

"ایلیا بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا"۔

اس عبارت سے ہر معمولی اردو جاننے والا آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس میں ایلیا نبی کے **آسمان** پر جانے کا واضح طور پر ذکر موجود ہے۔ اور دوسری طرف اسی آسمان پر جانے والے ایلیا نبی کی آمد کی بابت ملاکی نبی کی کتاب میں صاف طور پر ان الفاظ میں پیشگوئی موجود ہے۔ کہ:۔

"دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا"۔ (ملاکی ۴/۵)

عیسائی حضرات عموماً اور ایڈیٹر و نامہ نگار رسالہ "المائدہ" خصوصاً غور کریں۔ کہ کیا اوپر کے "المائدہ" کے اصول کے مطابق اس پیشگوئی میں کوئی استعارہ یا کنایہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایلیا نبی کے آسمان سے واپس آنے کی نمایاں اور واضح رنگ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور پھر ایسے صاف الفاظ میں کہ جن کی کوئی تاویل کی ہی نہیں جا سکتی۔ مگر کیا کوئی عیسائی ہے۔ جو ثابت کرے۔ کہ یہ پیشگوئی جو مسیح کی پہلی آمد کے وقت لفظ بلفظ پوری ہونے والی بیان کی جاتی ہے۔ یہ لفظ بلفظ کیونکر پوری ہوئی؟ یعنی کیا وہی ایلیا نبی جو آسمان پر گئے تھے۔ مسیح ناصری کی بعثت سے پیشتر آسمان سے نازل کئے گئے تھے؟ یا کہ حضرت یوحنا کے وجود میں بطور مثیل یہ پیشگوئی پوری شدہ بتائی جاتی ہے۔ جیسا کہ مسیح ناصری نے بھی حضرت یوحنا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انجیل میں کہا ہے۔ کہ:۔

"چاہو تو مانو۔ ایلیا جو آنے والا تھا۔ یہی ہے۔ جس کے سننے کے کان ہوں۔ وہ سُن لے"۔ (متی ۱۱/۱۴-۱۵)

غرض عیسائی حضرات کا فرض ہے۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ جبکہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت ایلیا نبی کے آسمان سے نزول کی پیشگوئی جن کی بابت آسمان پر جانے کا واضح الفاظ میں ذکر موجود ہے۔ لفظ بلفظ پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ روحانی طور پر یعنی ان کے مثیل کے ذریعہ پوری ہوئی۔ تو خود مسیح کی دوبارہ آمد پر بھی کیونکر لفظ بلفظ پورے ہونے کا اعتقاد رکھا جا سکتا ہے؟ اور ایلیا نبی کا واقعہ تو اسی امر کی راہنمائی کرتا ہے۔ کہ مسیح کی آمد کو خود انہی کے وجود میں پورے ہونے کے اعتقاد کو تو ایک منٹ کے لئے بھی اپنے دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ اعتقاد حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اور اسی کا یہ اثر ہے۔ کہ جن لوگوں نے مسیح کی پہلی آمد کے وقت ایلیا نبی کی آسمان سے آمد کے اعتقاد کو خیرباد کہہ دیا۔ ان کو ہی حضرت مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی کی شناخت کی توفیق ملی۔ مگر جو کورانہ تقلید کرتے رہے۔ وہ اس سے محروم رہ گئے۔ چنانچہ یہودی ۱۹۰۰ سال سے اب تک ایلیا نبی کی پیشگوئی کو لفظاً پورا ہوتا نہ دیکھ کر ہی مسیحؑ کو جھوٹا قرار دے رہے ہیں۔ اور جن کو پیشگوئیوں کے اصول کا علم ہے۔ وہ اس کے لفظی طور پر پورے ہونے کے خیال کے سخت مخالف ہیں۔ اور یہ ایسی واضح بات ہے۔ کہ خود رسالہ "المائدہ" کو بھی رسالہ مذکور میں "عقیدہ بشپ رائل صاحب" کے زیرِ عنوان بادلِ ناخواستہ یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ:۔

"میں ایمان رکھتا ہوں۔ کہ عہد نامہ قدیم کی پیشگوئیوں کے لفظی طور پر پورا ہونے کو اس زمانہ میں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کلیسیا نے تو اسے فراموش ہی کر دیا ہے"۔ (المائدہ بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۲)

خلاصہ کلام یہ کہ "المائدہ" کا یہ بیان قطعاً غلط ہے۔ کہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت تمام پیشگوئیاں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ کیونکہ حضرت ایلیا نبی کی آسمان سے آمد کی پیشگوئی ہرگز لفظ بلفظ ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ بلکہ باوجودیکہ یہودی اس کے لفظاً پورے ہونے کے اب تک متمنی ہیں۔ پھر بھی عیسائیوں نے اس پیشگوئی کو یوں پورا ہونے والی مانا۔ کہ ایلیا سے مراد یوحنا نبی کی آمد ہے۔ جو کہ ایلیا کے مثیل ہیں۔ حالانکہ اصل پیشگوئی میں مثیل کا لفظ تک نہیں ہے۔

سو لعینہٖ مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق بھی یہی امر عیسائی حضرات کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ مسیح ناصری ہرگز آسمان سے نہیں آئیں گے۔ بلکہ ایلیا نبی کی طرح مسیح علیہ السلام کا بھی مثیل ہی آئے گا۔ سو خدا کے فضل سے مسیح کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باوجود میں پوری ہو چکی ہے۔ جیسا کہ انجیل میں صاف طور پر یہ بھی کہہ دیا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح "نئی پیدائش میں" آئیں گے۔ چنانچہ انجیل متی ۱۹/۲۸ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ کہ:۔

"ابن آدم (یعنی مسیح ناصری) نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔"

سو مبارک وہ جو مسیح کی اس دوبارہ آمد پر جو "نئی پیدائش میں" ظہور پذیر ہوئی۔ ایمان لا کر نجات اخروی کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دارالامان۔

۲۹ رمضان المبارک کا مبارک دن

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من انصاری الی اللہ" کے عنوان سے جو شائع ہو رہا ہے۔ وہ آپ نے پڑھ لیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مطابق تحریک جدید سال ششم کا چندہ جو احباب ۲۹ رمضان المبارک یا یکم نومبر ۱۹۴۰ء تک مرکز میں داخل کر دیں گے۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے۔

(۱) پس اول وہ احباب جو اپنے وعدے اب تک ادا نہیں کر سکے۔ یکم نومبر ۱۹۴۰ء تک مرکز میں داخل کرنے کی پوری کوشش کریں۔

(۲) وہ عہدہ دار جو اپنی جماعت کا چندہ تحریک جدید بحیثیت جماعت یکم نومبر تک سو فیصدی داخل کر دیں گے۔

(۳) تیسرے وہ احباب جو اپنا وعدہ تو ادا کر چکے ہیں۔ مگر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں وہ اپنے علاقہ کے احباب سے وصول کروانے میں مدد دیں گے۔ اور اپنے علاقہ سے بھجوا دیں گے۔

(۴) چوتھے بیرون ہند کے احباب کے نام بھی پیش ہونگے۔ ان سب کے نام بھی ۲۹ رمضان المبارک کو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے۔ پس تمام احباب کو اس تاریخ تک اپنے وعدے پورے کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن!

مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث کا جنازہ کون پڑھے گا؟

عام طور سے تو لوگ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث غیر احمدیوں کے سرغنہ اور پکے موحد یا اہلحدیث ہیں۔ مگر ان کے رویّے اور لیکچروں اور تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف اندر باطن عقیدۃً احمدی ہو چکے ہیں۔ صرف سادہ لوح پبلک کو دامِ تزویر میں پھنسانے کی غرض سے بظاہر موحد اور غیر احمدیوں کے لیڈر اور احمدیوں کے مخالف بنے ہوئے ہیں۔ اب ہم ثابت کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کا ظاہر اور باطن کیا ہے۔

(۱) عرصہ بیس سال سے زائد ہو چکا ہے۔ کہ منجملہ دیگر مقامات کے اٹھوال (ضلع گورداسپور) کے رؤسا نے مولوی صاحب کو احمدیوں سے حیات وفات مسیح پر مباحثہ کے لئے مدعو کیا۔ جب بھری مجلس میں کئی سو غیر احمدیوں اور احمدیوں کے روبرو سٹیج پر مولوی صاحب جلوہ افروز ہوئے۔ تو چھوٹتے ہی مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ صاحبان! حضرت عیسیٰ ؑ کا تو جنازہ پڑھ لو۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے حیات وفات مسیح پر مباحثہ نہیں ہوگا۔ دیگر مسائل صداقت مسیح موعود ؑ اور ختم نبوت پر بحث ہو جاوے۔ تو میں تیار ہوں۔ اس پر رؤسا اٹھوال پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ انہوں نے مولوی صاحب موصوف کو سٹیج پر سے اتار کر کہا۔ کہ مولوی صاحب آپ تشریف لے جاویں۔ آپ نے تو ہماری کمریں توڑ دیں۔ چالیس کروڑ مسلمان صدہا سال سے نزول عیسیٰ ؑ اور ظہور مہدی علیہ السلام پر امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ تلوار سے اسلام پھیلائیں گے۔ اور بے شمار خزائن مسلمانوں میں تقسیم کر کے مالا مال کر دیں گے۔ مگر آپ نے ہماری سب امیدوں پر پانی پھیر دیا۔..... قصہ کوتاہ مولوی صاحب موصوف کی مہربانی سے سارا گاؤں احمدی ہو گیا۔ مگر نادانوں کی نظروں میں اب بھی مولوی صاحب موصوف غیر احمدی بنے پھرتے ہیں۔

(۲) اسی طرح ۳۱ یا ۳۲ء میں ملکے والا چک ۳۳ جنوبی کرانہ ڈویژن سرگودھا میں پھر حیات مسیح ؑ کا مباحثہ قرار پایا۔ اور ڈاکٹر محمد دین صاحب نے نقد ایک ہزار روپیہ کی تھیلی میز پر رکھ کر اعلان کر دیا۔ کہ اگر مولوی صاحب مذکور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاکی جسم کے ساتھ صعود اور نزول ثابت کر دیں۔ تو یہ پیشکش مولوی صاحب کی نذر کرتا ہوں۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے ہزار روپیہ نقد انعام کو ٹھکرا دیا۔ اور حیات مسیح ثابت کرنے سے انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اور بعض دیگر افراد احمدی ہو گئے۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی نادانوں کی نظر میں غیر احمدی بلکہ غیر احمدیوں کے سرغنہ بنے پھرتے ہیں۔ مگر ساری دنیا اندھی نہیں۔ دانا اور مومن تاڑ تے جاتے ہیں۔

(۳) غرض اس طرح متعدد مقامات اور مواقع پر ہر چند مولوی صاحب سے بار بار باصرار مطالبہ کیا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاکی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر جانا اور نازل ہونا قرآن اور احادیث سے ثابت کر دیں۔ مگر چونکہ وہ اندر باطن احمدیوں کی طرح حضرت عیسیٰ ؑ کو وفات یافتہ مانتے ہیں۔ اسی لئے وہ قسم کھا کر بھی حیات مسیح کا اقرار ہرگز نہیں کرتے۔ اور نہ کریں گے۔ چنانچہ $\frac{۲}{۱۹۱۸}$ ۱۲ کا واقعہ ہے۔ کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی (حیدر آباد دکن) نے چیلنج دیا۔ کہ مولوی صاحب موصوف احمدی عقائد قبول کر چکے ہیں۔ صرف سادہ لوح پبلک کو دھوکہ دینے اور اغراض نفسانیہ کی خاطر اوپر سے غیر احمدی بنے ہوئے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل چیلنج بوعدہ انعام دسہزار پانصد روپیہ دیا۔ کہ اگر مولوی صاحب مندرجہ ذیل عبارت میں بھری مجلس میں حلفیہ بیان دیں۔ تو انعام لے لیں۔ حلفیہ بیان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"میں ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث خدائے قہار و جبار و علیم و خبیر منتقم کی صدق دل سے غلیظ قسم کھا کر بھری مجلس میں صدق دل سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی از روئے قرآن و احادیث اپنے دعاوی مہدی مسیح موعود اور مجدد وقت امتی نبی کرنے میں سراسر مفتری اور کذاب ہیں۔ اور میرا ایمان اور عقیدہ از روئے قرآن اور احادیث یہی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ؑ خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو امام مہدی کے ساتھ مل کر اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام پھیلائیں گے۔ اور کہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب اور مخالفت میں حق پر ہوں۔ اور مرزا صاحب میرے ساتھ مباہلہ کر کے بوجہ مفتری اور کذاب ہونے کے مجھ سے پہلے ہلاک ہو گئے۔ اور میں نے مباہلہ کرنے سے کبھی انکار نہیں کیا تھا۔ اور میں بوجہ صادق ہونے کے زندہ ہوں۔ اگر اس اعلان اور بیان میں میں جھوٹا مفسد اور خدا کا نافرمان ہوں۔ تو اے قادر زندہ خدائے منتقم! مجھے ایک سال کے اندر عبرتناک ہلاکت اور ہولناک عذاب سے تباہ اور برباد کر دے۔ مگر میری ہلاکت میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔"

بھری مجلس میں اس اعلان کے بعد فوراً پانصد روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا۔ اور اگر سال تک مولوی صاحب مذکورہ بالا ہلاکت سے بچ گئے۔ تو دس ہزار مزید روپیہ مولوی صاحب کو دیا جاویگا۔ روپیہ امپیریل بنک آف انڈیا میں ڈیپازٹ کر دیا جاوے گا۔ (سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن $\frac{۲}{۱۹۱۸}$ ۱۲)

(۴) $\frac{۲}{۲۳}$ ۱۲ کے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے پھر حلف اٹھانے کے لئے دس ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا۔ اس پر سیٹھ صاحب مذکور نے مذکورہ بالا حلف اٹھانے کے لئے $\frac{۶}{۲۳}$ ۱۲ کے اشتہار میں دس ہزار روپیہ کا انعام دوبارہ پیش کیا۔ مگر مولوی صاحب پھر موت سے ڈر کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد سیٹھ صاحب مکرم نے دو صد روپیہ ایسے شخص کو انعام پیش کیا۔ جو مولوی صاحب کو حلف مذکور اٹھانے کے لئے تیار کریں۔ مگر کوئی شخص دو صد روپیہ لے کر مولوی صاحب کو تیار نہ ہی کر سکا۔ سیٹھ صاحب اب بھی انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر مولوی صاحب چونکہ اندر باطن مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے حلف نہیں اٹھاتے۔ مگر افسوس ان لوگوں پر جو نادانوں کی طرح اب بھی مولوی صاحب کو غیر احمدی سمجھ کر ان کو اپنا امام اور لیڈر بنائے ہوئے ہیں۔

(۵) **فیصلہ مکہ۔** چند سال ہوئے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو علماء مکہ نے متفقہ طور سے کافر۔ بیدین اور ملحد قرار دے کر فتویٰ کفر دیا ہوا ہے۔ اس لئے اب ہمیں امید نہیں۔ کہ مسلمانوں میں سے کوئی فرقہ مولوی صاحب کا جنازہ پڑھے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اندر باطن تو احمدی عقائد کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ ؑ کو مار چکے ہیں۔ مگر سادہ لوح عوام کالانعام ان کے پیر دکار بنے ہوئے ہیں۔ اب مولوی صاحب ہمیں سمجھائیں۔ کہ آپ کا جنازہ کون پڑھے گا۔ ڈر لگتا ہے۔ کہ آپ کی وفات پر خدانخواستہ فتنہ برپا ہو کر کوئی نیا فرقہ نہ پیدا ہو جاوے۔

(۶) عرصہ بائیس سال کا ہوا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کبھی حیات مسیح پر مباحثہ نہیں کیا۔ اور نہ وہ اب کرتے ہیں۔ وجہ یہ کہ مولوی صاحب ہزاروں آدمیوں کے روبرو حضرت عیسیٰ ؑ کا جنازہ پڑھ چکے ہیں۔ اب اگر مولوی صاحب مباحثہ حیات مسیح پر کریں۔ تو کس منہ سے کریں گے۔ اگر مباحثہ کریں گے۔ تو صدہا رؤساء ان کو منہ پر لعنت بھیجیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اے چودھویں صدی کے ملاں مولوی! کیا تو اسی منہ اور اسی زبان سے عیسیٰ ؑ کو زندہ ثابت کرنے لگا ہے۔ جس کا تو جنازہ پڑھ چکا ہے۔ اور مولوی صاحب دعا مباہلہ پر بھی مباحثہ نہیں کرتے۔ اور نہ کریں گے کیونکہ مولوی صاحب کی تحریریں ان کے منہ پر ماری جاویں گی تاں عبداللہ معمار کو تنخواہ دیکر ان امور پر مباحثہ کرنے کے لئے ملازم رکھا ہوا ہے۔ مولوی صاحب حلفیہ بیان مذکور سے بھی کوسوں بھاگتے ہیں۔ اور عبداللہ معمار مولوی صاحب کی جگہ قسم نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ قسم اٹھانے کے لئے اصالتاً مولوی صاحب کی ضرورت ہوتی ہے۔ میاں عبداللہ معمار مولوی صاحب کی قبر میں نہیں جا سکتا۔

(سردار) عبدالرحمٰن بی۔اے (سابق مہر سنگھ)

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں۔ ضرورتمند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیری عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط تعمیر منگوا کر فیصلہ فرماویں۔ منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ خطبہ صفحہ ۲)

ہے۔ ہمارا کوئی آدمی انہوں نے نہیں بلایا۔ ان کو توجہ دلانی چاہیئے۔ میں نے کہا۔ کہ کبھی خود بھی عزت کروایا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے بغیر صلح نہیں کر سکتے۔ وہ آپ کو بھی بلائیں گے۔ چنانچہ اسی دن یا دوسرے دن مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ حکیم اجمل خاں صاحب اور ڈاکٹر انصاری صاحب کی تار آئی۔ کہ اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ مغربی لوگوں نے ایک

طریق اصلاح

ایجاد کیا ہے۔ جسے Status quo یعنی آئندہ لڑائی بند کر دی جائے۔ اور جو کچھ ہو گیا ہے۔ بس اسکو بڑھایا نہ جائے۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ یہ اسی قسم کی صلح کی درخواست پیش کریں گے۔ کہ آئندہ کے لئے دونوں اقوام تبلیغ بند کر دیں۔ حالانکہ اس عرصہ میں آریوں نے بیس ہزار مسلمانوں کو ہندو بنا لیا تھا۔ میں نے اپنے نمائندوں کو بتایا۔ کہ وہ یہ تجویز پیش کریں گے لیکن تم یہ کہنا۔ کہ اس وقت تک ہندو بیس ہزار مسلمانوں کو ہندو بنا چکے ہیں۔ پس سٹیٹس کو یہ نہیں۔ کہ آج صلح کی جائے۔ سٹیٹس کو یہ ہے۔ کہ جو ہندو ہو چکے ہیں۔ ان کو دوبارہ مسلمان کر دیا جائے۔ پھر بے شک صلح کر لیں۔ لیکن جب تک وہ آریہ ہیں۔ ہم وہاں رہیں گے۔

چنانچہ اس کانفرنس میں شردھانندجی نے یہی تجویز پیش کی۔ جمیعۃ العلماء کے ممبروں نے کہا۔ کہ واہ واہ بالکل درست تجویز ہے۔ مگر ہمارے آدمیوں نے وہی کہا۔ جو میں نے سمجھایا تھا۔ اور کہا کہ اس کا تو مطلب یہ ہے۔ کہ جو چھاپہ مارے۔ وہ فائدے میں رہے۔ اور جو شرافت سے سلوک کرے۔ وہ نقصان اٹھائے۔

اس وقت شردھانندجی نے ایک فقرہ کہا۔ جو ہماری جماعت کے لحاظ سے

ایک تاریخی فقرہ

ہے۔ جب مفتی کفایت اللہ صاحب نے کہا۔ کہ احمدیوں کو جانے دو۔ ان کی پروا نہ کرو۔ ہمارے ساتھ صلح کر لو۔ تو شردھانندجی نے جواب میں کہا۔ کہ مجھے آپ کے ہزار مبلغ کا ڈر نہیں۔ لیکن جب تک احمدیوں کا ایک بھی مبلغ وہاں ہے۔ ہم صلح نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہماری ملکانے میں کوشش کے نتیجہ میں چار پانچ ہزار واپس آ گئے۔ یہ ہمارے

فوری حملے کا نتیجہ

تھا۔ چنانچہ ان کا پروگرام تھا۔ کہ ملکانے سے پھر وہ پنجاب میں بھی آتے۔ کیونکہ گوڑگانواں وغیرہ میں بھی اس قسم کے لوگ آباد ہیں۔ لیکن آئندہ ملکانے کی تحریک بھی بند ہو گئی۔ اور ادھر کا رخ بھی وہ نہ کر سکے۔ پس حی علی الفلاح میں بتایا گیا ہے۔ کہ صرف تدابیر کافی نہیں۔ بلکہ جلدی سے جلدی کام شروع کرنا چاہیئے۔ اور زور کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ یہ دو گر ہیں۔ جن پر اگر مسلمان قائم ہو جائیں۔ تو کامیاب ہو جائیں۔ الغرض خدا تعالیٰ نے بتایا۔ کہ

عبادت رغبت سے کرو

سستی سے نہ کرو۔ اور جب دینی ترقیات کے لئے کوشش کرو۔ تو بے تابی سے۔ جلدی سے اور والہانہ طور پر کرو۔ اس کو ایک لمبے عرصے پر نہ پھیلاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ کہ شیطان تمہیں فساد کرے۔ اور تم نیکیوں سے محروم ہو جاؤ۔ یہ کامیابی کے دو عظیم الشان گر ہیں جن پر عمل کرنے سے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ان کیلئے جو خود تحریک جدید کا چندہ ادا کر چکے مگر دوسروں کے ثواب میں برابر کے شریک ہونا چاہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ان احباب کے لئے خصوصیت سے ہے۔ جو اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ آپ "کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے سب لوگوں کا وعدہ اول تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے"! ستمبر تو گذر گیا۔ اب اکتوبر جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کو یہ نیک خواہش ہو۔ کہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کر کے ثواب حاصل کریں۔ مگر آپ کو اپنے علاقہ کے وعدے کرنیوالے احباب کا پتہ نہ ہو۔ کہ کس سے کتنا کتنا وعدہ وصول ہونا ہے۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آپ کے دل میں اپنے علاقہ کے احباب کے وعدے وصول کر کے بھجوانے اور ثواب لینے کی خواہش ہے۔ تو "فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان" کو فوراً لکھیں۔ کہ میں فلاں فلاں مقام کے وعدے کرنے والے احباب سے ادا کرنے کی پر زور تحریک کرونگا۔ اور ان سے رقم بھجوانے کی سعی کروں گا۔ ایسی اطلاع آنے پر آپ کو مرکز فوراً انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ علاقہ کی فہرست ارسال کر دیگا۔ پس جو دوست بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ فوراً لکھیں۔ تا مطلوبہ فہرست ارسال ہو۔ یاد رہے۔ کہ عملاً کام کرنے والے ایسے احباب کے نام بھی تحریک جدید کا دفتر ۲۹ رمضان المبارک کو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کریگا۔ اور ایسے احباب کے لئے حضور کی دعا حاصل کرنے کا نہایت زریں موقعہ ہے۔ احباب کو اسے رائیگاں نہیں جانے دینا چاہیئے۔ بلکہ حاصل کرنا چاہیئے۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحریک جدید کے چندے کے ادا کرنے کے بارے میں ایک مخلص احمدی کے جذبات

ایک دوست لکھتے ہیں کہ:۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے توفیق عطا فرماتا رہا۔ کہ عاجز تحریک جدید کا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں پیش کرنے کے بعد ابتدائے سال میں ہی ادا کر دیتا رہا۔ مگر سال ششم میں ایسا نہ کر سکا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بھی پڑھے۔ اور دل میں جوش بھی آتا رہا۔ کہ جلد سے جلد عاجز ادا کر دے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کا دل پر رنج اور قلق ہے۔ اور اس پر اتنی شرمندگی ہے۔ کہ عاجز بیان نہیں کر سکتا۔ عاجز کے دلی جذبات کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یا عاجز۔ عاجز اس عدم ادائیگی کا عملاً بھی اثر محسوس کر رہا ہے۔ وہ یہ کہ نہ دعاؤں میں سوز و درد ہے۔ نہ قبولیت۔ ایک ایسا گھاٹا ہے۔ جو کبھی پورا نہ ہوگا۔ ہاں اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ جو معاف فرما دے۔ آئندہ اس سے سبق لیا ہے۔ آئندہ تحریک جدید کے چندے کے ادا کرنے میں سستی نہ کرے۔ ایک جگہ سے قرض کا انتظام کیا۔ خدا کرے۔ جلد سے جلد وصول ہو جائے۔

تحریک جدید کا چندہ جو دوست اب تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ ۳۱ر اکتوبر تک اپنے وعدہ کی رقم ادا کرنے کی فکر کریں۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ ابھی سے اس کا انتظام کریں۔ "تا زیادہ سے زیادہ ۳۱ر اکتوبر تک ادا کر سکیں۔ اگر آپ ۳۱ر اکتوبر یا یکم نومبر ۱۹۴۰ء تک اپنا عہد پورا کر لیں۔ تو آپ حضور کے اس ارشاد "کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے سب لوگوں کا وعدہ اول تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے"۔ کی تعمیل کرنے والے ہوں گے۔ اور حضور کی دعا اور خوشنودی کے حاصل کرنے والے۔ پس اکتوبر میں ادا کرنے کے لئے آج ہی سے ماحول پیدا کریں۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

انجمن احمدیہ جمشید پور کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ یکم ستمبر ۱۹۴۰ء کو بعد ارتحال لفٹیننٹ چودھری عبد اللہ خاں منعقد ہوا۔ جسمیں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا:۔

انجمن احمدیہ جمشید پور کا یہ غیر معمولی اجلاس مولوی عبد الغفار غزنوی اور احرار کے دیگر لیکچرار کے خلاف جنہوں نے ۶ر اگست ۱۹۴۰ء کی رات کو قادیان میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کے متعلق نہایت گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ اپنی انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ کو متوجہ کرتا ہے۔ کہ ان دریدہ دہن بد باطنوں کے خلاف مناسب اور موثر کارروائی کرے۔ ۳۵-۱۹۳۴ء کے واقعات گورنمنٹ کے سامنے ہیں۔ اور پنجاب گورنمنٹ پر یہ واضح ہو چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ انگیزی کس قدر امن کو تباہ کرنے والی ثابت ہوئی تھی۔ اگر پنجاب گورنمنٹ نے ایسی فتنہ انگیزیوں کا فوری طور پر انسداد نہ کیا۔ تو اس سے بھی زیادہ بد امنی کے دوبارہ وقوع میں آنے کا اندیشہ و خدشہ ہے۔ جس کے نتائج کی تمام تر ذمہ واری پنجاب گورنمنٹ پر ہوگی۔ انجمن احمدیہ جمشید پور انتہائی حیرت و استعجاب سے ان واقعات کو دیکھ رہی ہے۔ کیونکہ جب ہر ایک فرقے اور قوم کے بانی اور پیشوا کی عزت و حفاظت کی تکریم کی جاتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ پر نہایت گندے خلاف تہذیب و شرافت اور خلاف انسانیت حملے کرنے کے لئے احرار اور دیگر ایسے مفسدین کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ مرکز سلسلہ یعنی قادیان میں جلسے کر کے سلسلہ اور بانیٔ سلسلہ اور امام جماعت سیدنا حضرت امیر المومنین کے متعلق کھلے بندوں انتہائی بد زبانی سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جاتی۔ نیز قرار پایا۔ کہ ریزولیوشن مندرجہ بالا کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب۔ کمشنر لاہور ڈویژن۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس گورداسپور۔ ایڈیٹر الفضل اور ایڈیٹر فاروق کو بھیج دی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

سلیم پور ضلع لاہور میں سیرت النبی کا جلسہ

انجمن شاہ مسکین کے متعلق بارہ دیہات ہیں۔ جن میں باری باری سیرت نبیؐ کے جلسے ہر سال کئے جاتے ہیں۔ اس دفعہ موضع سلیم پور پکا المشہور پردھان متصل اڈا مانگٹانوالہ میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ بعد نماز مغرب بصدارت پیر برکت علی شاہ صاحب شروع ہوا۔ سید ولایت شاہ صاحب نے پہلے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعد میں خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔ اور پھر سید سلطان محمود احمدی نے تقریر کی۔ اور اس کے بعد ملک محمد عبداللہ صاحب مبلغ نے تقریر نہایت عمدہ پیرایہ میں کی۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت اچھا ہوا۔ حاضری قریباً ۸۰ مردوں کی تھی۔ تقریر قریباً گیارہ بجے دعا کے بعد ختم ہوئی۔ پھر صبح کو تبلیغی درس مسجد میں احمدی اور غیر احمدیوں میں دیا گیا۔ جس کو توجہ سے سنا گیا۔ اور دعا کے بعد ہم وہاں سے روانہ ہو گئے۔ فالحمد للہ۔

(سید سردار احمد شاہ سیکرٹری تبلیغ شاہ مسکین)

ایک احمدی ڈاکٹر کی بخیریت واپسی

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مبلغ تحریک جدید جو حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق ابی سینیا و اطالیہ کی جنگ میں زخمیوں کا علاج کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وہ ممباسہ سے روانہ ہو کر ۵ر اکتوبر کو مدراس پہنچ گئے۔ آپ نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر ۱۹۰۰ حبشی زخمیوں کا علاج کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے (جو سردار عبدالرحمن صاحب بی۔اے کے فرزند ہیں) اہل حبشہ کے آباؤ اجداد کے اس احسان کا بدلہ اتار دیا۔ جو انہوں نے صحابہ رضؓ کرام کو کفار مکہ کے ظلم و ستم سے بچا کر اپنی پناہ میں لے لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو دینی و دنیوی برکات سے مالا مال کر دے۔ آمین۔

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) مکرمی محمد سعید خاں صاحب ریڈر مصالحتی بورڈ خریدار ۱۹۵ نہایت افسوس کے ساتھ شکایت کرتے ہیں۔ کہ ان کے نام ۱۶ سے اخبار جاری ہوا۔ اور صرف ۴ پرچے ان کو ملے ہیں۔ اس کے بعد ۲۸ر اگست یوم تحریر شکایت تک کوئی پرچہ نہیں ملا۔ جواباً گذارش ہے۔ کہ آپ کے نام کی چٹ چھپی ہوئی ہے۔ اور ہر ہفتہ باقاعدہ اخبار ڈاکخانہ میں پوسٹ کیا جاتا ہے۔ اور میں خود اپنے ہاتھ سے سب خریداران کی چٹیں چیک کر کے روانہ کرتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ڈاکخانہ سے یہ اخبار ضائع ہوئے ہیں۔ ورنہ ممکن نہیں۔ کہ متواتر اخبار آپ کو نہ پہنچے۔ اگر ایک آدھ پرچہ گم ہو جائے۔ تو ہو جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ برابر آپ کے نام کا پرچہ بند رہے۔ اس لئے میں آپ کو پورے وثوق سے یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کا پرچہ ہر ہفتہ بھیجا جاتا ہے۔ آپ براہ کرم اپنے ڈاکخانہ کو شکایت لکھیں۔ اگر آئندہ بھی ایسا ہوا۔ تو پھر میں پوسٹ ماسٹر جنرل کو اس ڈاکخانہ اور پوسٹمین کی شکایت لکھوں گا۔ آپ نے ۲۸ر اگست کو مجھے شکایت لکھی ہے۔ اس کے بعد اور اس سے پہلے ۱۶ سے کتنے اخبار آپ کو ملے ہیں۔ جو نہیں ملے۔ وہ دوبارہ ارسال کر دوں گا۔ آپ آخری نمبر اخبار کا لکھیں۔ کہ کس تاریخ تک آپ کو اخبار پہنچا ہے۔ فاروق میں اشتہار چھپ سکتے ہیں۔ یہ بلیک لسٹ میں درج نہیں ہے۔

قاہرہ ۳ر اکتوبر۔ فرانسیسی مراکش نے پیٹان گورنمنٹ کی ہدایات اور احکام ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی یہ علاقہ سپین کو بطور رشوت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ جنگ میں ان کا ساتھ دے۔

لنڈن ۲ر اکتوبر برطانی حکومت نے تمام ہوائی جہازوں۔ ساحل کی طیارہ شکن توپوں اور سمندروں میں گشت کرنے والے جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ جرمنی کے ریڈ کراس نشان والے بحری طیاروں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔ جو دشمن کے جنگی جہازوں سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ جرمنی نے جنگی جہازوں پر یہ نشان بنائے ہوئے ہیں۔

بچوں کو لے جانے والے ایک جہاز کی غرقابی کی وجہ سے حکومت برطانیہ نے آئندہ بچوں کو غیر ممالک میں لے جانے کی سکیم کو ترک کر دیا ہے۔ لنڈن میں خانماں برباد لوگوں کو کھانا وغیرہ مہیا کرنے کے لئے سولہ ایمرجنسی مراکز قائم کر دئیے گئے ہیں۔ وزیر خوراک کا بیان ہے۔ کہ کئی ہوٹلوں نے رضاکارانہ طور پر مفت چائے مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ آج برطانیہ پر دشمن نے کوئی خاص حملہ نہیں کیا۔ البتہ جنوبی کنارے پر دشمن کا ایک بمبار جہاز نیچے گرا لیا گیا۔ ٹیمز پر بھی اکا دکا ہوائی جہاز اڑتے دیکھے گئے۔ لنڈن میں آج تیسرے پہر ہوائی حملے کا الارم ہوا۔ ایک مسافر گاڑی پر دشمن نے بم برسانے کی کوشش کی۔ مگر ڈرائیور نے گاڑی کی ۵

۵ رفتار تیز کر دی۔ اور اس طرح گاڑی حملہ سے بچ گئی۔ لورپول اور شمال مغربی کنارے پر بھی جہاز دیکھے گئے۔

چیدہ خبریں

پشاور۔ ۳ر اکتوبر مسٹر آصف علی اور بھولا بھائی ڈیسائی پر مشتمل جو وفد کانگرس کی طرف سے وزیرستان جا رہا تھا۔ اسے گورنر سرحد نے اجازت نہیں دی۔ اور کہا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں اسکی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ناگپور۔ ۳ر اکتوبر خان بہادر صدیق علی ممبر مرکزی اسمبلی پاکستان ڈیلی گیشن کے سلسلہ میں یہاں پہنچے۔ ۵ ر ستمبر کی ایک تقریر کی بنا پر پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ آپ نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔

سری نگر۔ ۳ر اکتوبر لداخ کی بدھ عورتوں میں ایک سے زیادہ خاوند کرنے کا رواج ہے۔ اب بودھ ینگ مین ایسوسی ایشن کے توجہ دلانے پر حکومت کشمیر اس رواج کو مٹانے کے لئے ایک قانون اسمبلی میں پیش کرنے والی ہے۔

رہتک۔ ۳ر اکتوبر۔ سر سکندر حیات خاں نے ایک لاکھ کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر جنگ کے بعد حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے مستقبل کے متعلق اپنے وعدوں کو پورا نہ کیا۔ تو سب سے پہلے میں اس کے خلاف صف آراء ہونگا۔ آپ نے سرکاری حکام کا فرض قرار دیا۔ کہ متمول شہریوں کو جنگی قرضہ میں حصہ لینے کی مناسب تحریک کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو یہ معمولی بات نہ سمجھی جائے گی۔

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل موسم سخت خراب تھا۔ مگر اس کے باوجود انگریزی بمبار جہازوں نے دشمن کے کئی علاقوں پر چھاپے مارے۔ ڈنکرک اور راٹرڈم میں جہازوں اور کشتیوں پر بھی بم برسائے۔ اسی طرح کئی فوجی ٹھکانوں اور ریلوے سٹیشنوں پر کامیابی سے بم گرائے گئے۔ اس کے بعد موسم اتنا خراب ہو گیا۔ کہ بمباری کو ادھورا چھوڑ دینا پڑا۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہاز رات کو جو حملہ کرتے ہیں۔ ان سے کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن غیر جانبدار حلقوں کی رائے اس سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار لزبن سے لکھتا ہے۔ کہ پرتگال میں جو خبریں پہنچ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن نے برطانیہ پر حملہ کرنے کی جو تیاریاں کر رکھی تھیں انہیں برطانیہ کے ان متواتر حملوں سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ بعض بندرگاہیں تو اتنی برباد ہو گئی ہیں۔ کہ ان کی درستی کے لئے کئی سال درکار ہوں گے۔ جرمن سپاہیوں کا رویہ بھی بالکل بدل گیا ہے۔ پہلے وہ فرانس کو پھرتی سے جیت لینے پر خوشی سے جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ مگر اب ان پر مایوسی چھا رہی ہے بورڈو میں جرمن افسروں اور سپاہیوں نے ایک امریکن سے کہا۔ کہ ہم لڑائی سے سخت تنگ آ گئے ہیں۔ اور اب اپنے اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں۔

لاہور ۳ر اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۳۹ء کی فصل خریف کے مالیہ میں ۵۹۵۰۸۰ ۱ روپیہ کی معافیاں دی ہیں۔ اور آبیانہ میں ۱۰۲۱۳۶ روپیہ کی۔ خاص معافیاں ان کے علاوہ ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے چھ ماشہ ایک روپیہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء۔ عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ ناخنہ۔ سرخی۔ خارش پانی بہنا وغیرہ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بےنظیر ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیجکر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہو گی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فدیانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش فاروق میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام۔ (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرّب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف۔ جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری دل و دماغ۔ معدہ و جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی سوا گیارہ تولہ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کر لو۔ دو ہفتہ بعد دیکھو۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں کمی آچکی ہو اسکی تلافی اس سفوف کا کرشمہ ہے۔ اور جائز طور پر جس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ اس سے یقیناً حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں پہلے پژمردگی اور مایوسی تھی۔ وہاں بارونق و خوشنما چہرہ دکھائی دیگا۔ پرہیز شرط ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ر تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماناؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ ر مذکورہ بالا ادویات ہر موسم میں قابل استعمال ہیں۔ علاوہ ازیں مرکبات مثلاً جوارش جالینوس اطریفل زمانی وغیرہ عرقیات و خشک ادویات عمدہ مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر:۔ لالہ ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان (پنجاب)

رعایتی کتابوں کا اعلان فی ماہ رمضان

حمائل شریف بطرز تیسرنا القرآن جس کا لفظی ترجمہ علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا۔ جس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۱۸ء میں چھپا تھا۔ اور چند دنوں میں جلدی ہی ختم ہو گیا تھا۔ پھر مدت سے احباب اس مترجم حمائل شریف کے بے حد متلاشی اور انتظار میں تھے۔ اسلیئے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت عمدگی سے لکھائی چھپائی اور سفید بڑھیا کاغذ لگا کر چھپا پا گیا ہے۔ اور مجلد سنہری ہے۔ اس حمائل شریف کا کاغذ رامپوری سفید یا گلابی نہیں۔ جو کہ بہت ہی جلدی پھٹ جائے۔ بلکہ کاغذ ڈمی سفید ہے۔ جو کہ بڑا مضبوط اور پائیدار ہوتا ہے۔ اور جس پر سرکاری کتابیں چھپتی ہیں۔ جس کا پہلے ہدیہ تین روپیہ تھا۔ اب اشاعت بڑھانے کے لئے نصف ہدیہ یعنی ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔ اور صرف ماہ رمضان المبارک میں صرف ایک روپیہ دو آنہ کر دیا ہے۔ تاکہ غریب امیر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور یہ رعایت صرف ماہ رمضان المبارک میں ہے۔ اسی لئے احباب اسکی خریداری میں جلد حصہ لیں۔ قرآن مجید مترجم مجلد سنہری بڑا سائز جس کا ترجمہ لفظی اور بطرز تیسرنا القرآن ہے۔ جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے۔ مجلد سنہری۔ جس کا ہدیہ پہلے دو روپے تھا۔ اب مبلغ ایک روپیہ چھ آنہ ہے۔ رنگین کاغذ مجلد سنہری جس کا پہلے ہدیہ مبلغ دو روپے چار آنہ تھا۔ اب صرف مبلغ ایک روپیہ بارہ آنہ ہے۔ اور سفید بڑھیا کاغذ اور جلد مراکو چمڑا ہدیہ اصلی مبلغ تین روپیہ اب صرف دو روپے بارہ آنے ہے۔ اور یہی قرآن مجید مترجم جلد خالص چمڑا جس کا اصلی ہدیہ تین روپے آٹھ آنے ہے۔ رعایتی تین روپے چار آنے حمائل مترجم ترجمہ از علامہ جناب سید محمد سرور شاہ صاحب مجلد سنہری ہدیہ عہ ر احمدیہ پاکٹ بک از خادم صاحب گجراتی عہ ر۔ سلسلہ کتب اسلام ہر پنج حصہ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ ر مجلد عہ ر نوٹ:۔ یہ قیمت نقد ہو گی۔ اور اس پر کوئی کمیشن وغیرہ نہیں ہو گا۔

طالب دعا محمد عنایت اللہ تاجر کتب منیجر کتاباں دی ہٹی قادیان دارالامان۔

بہترین سرمہ بالکل مفت حاصل کریں

اس وقت اشتہار جس رنگ میں دیئے جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لئے سچائی کا معلوم کرنا بالکل ناممکن بنا دیتا ہے۔ لفاظی اور آسمان و زمین کے قلابے ملانے میں ان لوگوں کو ید طولیٰ حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ دو آنہ کی چیز مفت تقسیم کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور چودہ آنہ اخراجات ڈاک کے نام پر طلب کرتے ہیں۔ حالانکہ اس خرچ ڈاک کے نام پر وہ تین سو فی صدی نفع حاصل کر لیتے ہیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے دواخانہ کا سرمہ ممیرا خاص و اکسیر چشم کی پچاس شیشیاں بالکل مفت صرف اس شرط پر اخبار فاروق کے خریداروں کے نام ارسال کریں گے۔ کہ وہ اس کے استعمال کا وعدہ کریں۔ اور اس کے بعد اس کے نفع یا نقصان کی پوری پوری کیفیت بھی لکھ بھیجیں۔ اور اگر مفید پائیں۔ تو اپنے دوستوں سے اس کا ذکر کرتے رہیں۔

سرمہ ممیرا خاص دھند۔ جالا۔ نظر کی کمزوری۔ سرخی چشم اور پانی بہنے وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔ اور اکسیر چشم ککروں کی اور ناخنہ وغیرہ کی امراض کے لئے مفید ہے۔ ہم لمبی چوڑی تعریف کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ منگوا کر استعمال کریں۔ اور خود ہی فیصلہ کریں۔ سرمہ پارسل کی صورت میں ارسال ہو گا۔ جس پر چار آنہ فی پارسل خرچ آتا ہے۔ جو ہم خود ہی ادا کریں گے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ خدمت خلق۔ قادیان (پنجاب)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان) با اہتمام مولوی عطاء اللہ خان مولوی فاضل پرنٹر چھپوا کر ... دفتر فاروق قادیان سے شائع کیا